منزلة إصلاح ذات البين في الإسلام

اسلام میں باہمی تعلقات کی اصلاح کا مقام ومرتبہ

للشيخ العلامة ربيع بن هادي عمير المدخلى

حفظه الله ورعاه

ترجمہ

حافظ عبید الرحمن عبد الستار گوندل

غفر الله له والوالديه ولجميع المسلمين

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمدلله والصلاة والسلام على رسول الله وعلى آله وصحبه ومن اتبع هداه،

أما بعد!

بے شک باہمی تعلقات کی اصلاح ان عظیم مقاصد میں سے ہے جنہیں پورا کرنے کے لیے اسلام آیا ہے، اور اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنی کتاب کریم میں اصلاح کا حکم دیا ہے، اس کی طرف رغبت دلائی ہے، اتفاق و اتحاد پر ابھارا ہے اور تفرقے اور اختلاف سے منع کیا ہے۔

اللہ تعالی فرماتے ہیں:

(يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ **فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ** وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ)

"لوگ آپ سے مال غنیمت کے بارے میں پوچھتے ہیں، آپ کہہ دیجیے مال غنیمت تو اللہ اور اس کے رسول کا ہے، **سو تم اللہ سے ڈرو اور اپنے باہمی تعلقات کی اصلاح کرو**، اور اللہ تعالی اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اگر تم مومن ہو۔"

[الأنفال: 1]

اور اللہ تعالی فرماتے ہیں:

(وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا حَكَمًا مِنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِنْ أَهْلِهَا **إِنْ يُرِيدَا إِصْلَاحًا** يُوَفِّقِ اللَّهُ بَيْنَهُمَا إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا خَبِيرًا)

"اگر تمہیں میاں بیوی کے درمیان عداوت کا اندیشہ ہو تو ایک فیصل مرد کے خاندان سے اور ایک فیصل عورت کے خاندان سے مقرر کرو، اگر وہ اصلاح کا اردہ رکھتے ہوئے تو اللہ تعالی ان کے درمیان موافقت پیدا کر دے گا، بے شک اللہ تعالی سب کچھ جاننے والا خبر دار ہے۔"

[النساء: 35]

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جب خوارج سے مناظرہ کیا تو باہمی تعلقات کی اصلاح کے عظیم مقام و مرتبے پر اس آیت سے استدلال کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

رہی تمہاری بات کہ "علی رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالی کے حکم میں لوگوں کو فیصل بنایا"، تو میں تمہارے سامنے کتاب اللہ سے تلاوت کرتا ہے کہ بے شک اللہ تبارک و تعالی نے ربع درہم کی قیمت میں اپنے حکم کو لوگوں کی طرف منتقل کیا ہے کہ اس میں فیصلہ کرو۔ کیا تم نے اللہ تعالی فرمان نہیں پڑھا: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ وَمَنْ قَتَلَهُ مِنْكُمْ مُتَعَمِّدًا فَجَزَاءٌ مِثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ) "اے ایمان والو جب تم احرام میں ہو تو شکار نہ مارو، اور تم میں سے جس نے جان بوجھ کر شکار کیا تو اس کا بدلہ ویسا ہی چوپایا ہے جیسا اس نے قتل کیا جس کا فیصلہ تم میں سے دو معتبر شخص کریں گے۔" [المائدۃ: 95] اللہ تعالی نے اپنے حکم کو لوگوں کی طرف منتقل کر دیا کہ وہ اس میں فیصلہ کریں گے، اور اگر اللہ چاہتا تو خود اس کا فیصلہ کر دیتا، پس لوگوں کا فیصلہ کرنا جائز ہے، میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا لوگوں کے باہمی تعلقات کی اصلاح اور ان کی جانوں کی حفاظت کا فیصلہ کرنا افضل ہے یا خرگوش کے شکار میں فیصلہ کرنا؟ تو انہوں نے کہا: کیوں نہیں یہ افضل ہے۔

اور آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عورت اور اس کے شوہر کے متعلق اللہ تعالی نے فرمایا ہے: (وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا حَكَمًا مِنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِنْ أَهْلِهَا) ''اگر تمہیں میاں بیوی کے درمیان عداوت کا اندیشہ ہو تو ایک فیصل مرد کے خاندان سے اور ایک فیصل عورت کے خاندان سے مقرر کرو۔''[النساء:35] میں تمہیں اللہ کی قسم دیتاہوں کیالوگوں کے باہمی تعلقات کی اصلاح اوران کی جانوں کی حفاظت کا فیصلہ کرنا عورت کے عقد کے متعلق فیصلہ کرنے سے افضل نہیں؟انہوں نے کہا: جی ہاں افضل ہے۔

[رواه النسائي في الكبرى : 8522]

اوراللہ تعالی نے فرمایا:

(لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِنْ نَجْوَاهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ **أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ** وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا)

''لوگوں کی اکثر سرگوشیوں میں کوئی خیر نہیں سوائے جس نے صدقہ کرنے، نیکی کرنے اور لوگوں کے باہمی تعلقات کی اصلاح کرنے کا کہا،اور جس نے ایسا اللہ تعالی کی رضاجوئی کے لیے کیا ہم اس کو عنقریب اجر عظیم عطا فرمائیں گے۔

[النساء: 114]

اوراللہ تعالی نے فرمایا:

(وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يُصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا **وَالصُّلْحُ خَيْرٌ** وَأُحْضِرَتِ الْأَنْفُسُ الشُّحَّ وَإِنْ تُحْسِنُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا)

"اگر کسی عورت کو اپنے خاوند کی بدمزاجی اور بے رغبتی کا اندیشہ ہو تو آپس میں مصالحت کرنے میں ان دونوں پر کچھ گناہ نہیں، اور صلح بہتر ہے، اور بخل تو طبیعتوں میں ہوتا ہی ہے، اور اگر تم نیکی کرو اور تقوی اختیار کرو تو اللہ تعالی تمہارے سب کاموں سے باخبر ہے۔

[النساء: 128]

اور اللہ تعالی فرماتے ہیں:

(وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا فَإِنْ بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّى تَفِيءَ إِلَى أَمْرِ اللَّهِ فَإِنْ فَاءَتْ فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ **فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ** وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ)

"اگر مومنوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں صلح کرادو، پھر اگر ان دونوں میں سے ایک فریق دوسرے پر زیادتی کرے تو تم زیادتی کرنے والے سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ تعالی کے حکم کی طرف لوٹ آئیں، پھر اگر وہ اگر وہ رجوع کرے تو دونوں کے درمیان عدل کے ساتھ صلح کرادو، اور انصاف کرو، بے شک اللہ ے تعالی انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ بے شک مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں، اپنے بھائیوں کے درمیان صلح کرادیا کرو، اور اللہ تعالی سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

[الحجرات: 9-10]

امام ابن کثیر رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

"اللہ تعالی نے ایک دوسرے پر زیادتی کرنے والے مسلمانوں کے درمیان صلح کرانے کا حکم دیا ہے، (وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا) "اگر مومنوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں

صلح کرادو'' پس اللہ تعالی نے قتال کے باوجود ان کو مومن کہاہے، اور اسی سے امام بخاری رحمہ اللہ نے استدلال کیاہے کہ بندہ گناہ کی وجہ سے ایمان سے خارج نہیں ہوتاچاہے وہ کبیرہ گناہ ہی کیوں نہ ہو، ناں کہ جیسا خوارج، معتزلہ اوران کے ہمنوا کہتے ہیں۔

اسی طرح صحیح بخاری میں ہے حسن بصری رحمہ اللہ سیدناابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ایک دین خطبہ دیااور آپ کے ساتھ حسن بن علی رضی اللہ عنہما بھی تھے، پس آپ ﷺ ایک مرتبہ ان کو دیکھتے اور ایک مرتبہ لوگوں کو، اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں یہ بیٹاسردار ہے، اور اس کے ذریعے اللہ تعالی مسلمانوں کے دو عظیم گروہوں میں صلح کروائے گا'' پس ویسا ہی ہوا جیسا آپ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالی نے آپ رضی اللہ عنہ کے ذریعے اہل شام اور اہل عراق میں طویل لڑائی اور اور ہولناک واقعات کے بعد صلح کروائی۔

اور اللہ تعالی کا فرمان ہے:

(فَإِنْ بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّى تَفِيءَ إِلَى أَمْرِ اللَّهِ) ''پھر اگر ان دونوں میں سے ایک فریق دوسے پر زیادتی کرے تو تم سب زیادتی کرنے والے سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ تعالی کے حکم کی طرف لوٹ آئیں''یعنی اللہ اور اس کے کی طرف لوٹ آئیں، حق بات سنیں اور اس پر عمل کریں، کما ثبت فی الصحیح.

سیدناانس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے بھائی کی مدد کرو چاہے ظالم ہو یا مظلوم'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! مظلوم ہونے کی حالت میں تو ظاہر ہے لیکن ظالم ہونے کی حالت میں کیسے مدد کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے ظلم سے باز رکھو یہی اس کی مدد ہے۔ انتھی

اور اللہ تعالی کا فرمان ہے:

(إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ)

"بے شک جو لوگ اپنے دین میں تفرقہ ڈال کر فرقے بن گئے، آپ کا ان سے کوئی تعلق نہیں، ان کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے، پھر وہ ان کو بتائے گا جو وہ کرتے تھے۔"

[الانعام: 159]

امام ابن کثیر رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

یہ آیت ہر اس شخص کو شامل ہے جس نے اللہ کے دین کو چھوڑا اور اس کی مخالفت کی، بے شک اللہ تعالی نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق دے کر مبعوث کیا ہے تاکہ وہ اسے تمام ادیان پر غالب کر دے، اور آپ ﷺ کی شریعت ایک ہے اس میں اختلاف ہے نہ افتراق، پس جس نے بھی اس میں اختلاف کیا اور اہل ملل و نحل اور اہل اہواء و ضلالت کی طرح فرقوں میں بٹ گیا تو اللہ تعالی نے ایسے لوگوں سے اپنے رسول کو بری کر دیا ہے۔ انتھی

اور اللہ تعالی نے فرمایا:

(فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ مُنِيبِينَ إِلَيْهِ وَاتَّقُوهُ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ)

"(آپ یکسو ہو کر اپنا رخ دین کی طرف رکھیں، اللہ تعالی کی بنائی فطرت (پر قائم رہیے) جس پر اللہ تعالی نے لوگوں کو پیدا کیا ہے، اللہ تعالی کی بنائی (فطرت) میں کوئی تغیر و تبدل نہیں، یہی دین قیم ہے، لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ اللہ تعالی کی طرف رجوع کرتے ہوئے اس سے ڈرو اور نماز قائم کرو اور مشرکوں میں سے نہ بنو۔ جنہوں نے اپنے دین کو ٹکرے ٹکرے کر دیا اور خود بھی فرقوں میں بٹ گئے، ہر گروہ اسی پر خوش ہے جو اس کے پاس ہے۔

امام ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ہم سے پہلے اہل ادیان آپس میں آراء و مثل باطلہ پر اختلاف کا شکار ہوئے، اور ہر فرقہ یہی سمجھتا کہ وہ حق پر ہے، اور اسی طرح یہ امت بھی آپس میں فرقوں میں بٹے گی، جو سب کے سب گمراہ ہوں گے سوائے ایک کے، اور وہ اہل السنہ والجماعہ ہیں جو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تمسک اختیار کرنے والے ہیں، اور اس کو اختیار کرنے والے ہیں جس پر صدر اول کے لوگ صحابہ و تابعین، اگلے و پچھلے زمانے کے ائمہ المسلمین تھے۔ انتھی

جب باہمی امور میں فساد افتراق واختلاف، ناکامی اور دشمن کے مسلمانوں پر تسلط کو جنم دیتا ہے تو اللہ تعالی نے اختلاف و تنازع سے خبر دار کیا ہے۔

اللہ سبحانہ و تعالی فرماتے ہیں:

(وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ وَاصْبِرُوا إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ)

"اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور اختلاف نہ کرو، ورنہ تم ناکام ہو جاو گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی (رعب و دبدبہ جاتا رہے گا) اور صبر کرو، بے شک اللہ تعالی صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

[الانفال:46]

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَفْضَلَ مِنْ دَرَجَةِ الصَّلَاةِ وَالصِّيَامِ وَالصَّدَقَةِ) قَالُوا: بَلَى. قَالَ: (إِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ، وَفَسَادُ ذَاتِ الْبَيْنِ هِيَ الْحَالِقَةُ)

"کیا میں تمہیں نماز روزے اور صدقہ سے افضل درجہ عمل نہ بتاوں؟" لوگوں نے کہا: کیوں نہیں ضرور بتایئے، آپ ﷺ نے فرمایا: "باہمی تعلقات کی اصلاح کرنا، اور باہمی تعلقات میں بگاڑ (دین کو) مونڈھ دینے والا ہے۔"

[رواه البخاري في الأدب المفرد برقم (391)، وأحمد في مسنده برقم (27508)، وأبو داود في سننه برقم (4921)، والترمذي في جامعه برقم (2509)]

سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(دَبَّ إِلَيْكُمْ دَاءُ الْأُمَمِ قَبْلَكُمْ: الْحَسَدُ وَالْبَغْضَاءُ وَالْبَغْضَاءُ؛ هِيَ الْحَالِقَةُ، لَا أَقُولُ تَحْلِقُ الشَّعْرَ وَلَكِنْ تَحْلِقُ الدِّينَ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ -أَوْ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ- لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا، وَلَا تُؤْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا، أَفَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِمَا يُثَبِّتُ ذَلِكَ لَكُمْ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ)

"تمہارے اندر پہلی امتوں کا مرض حسد اور بغض آگیا ہے اور یہ مونڈھ دینے والا ہے، میں یہ نہیں کہتا کہ بالوں کو مونڈھ دینے والا ہے بلکہ دین کو مونڈھ دینے والا ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک تم ایمان نہ لے آو، اور تم اس وقت تک (کامل) مومن نہیں بن سکتے جب تک تم آپس میں محبت نہ کرنے لگو، کیا میں تمہیں ایسی بات نہ بتاؤں جس سے تمہارے درمیان محبت قائم ہو جائے: آپس میں سلام کو عام کرو۔"

[رواه أحمد في مسنده برقم (1430)، والترمذي في سننه برقم (2510)، والبخاري في الأدب المفرد برقم(260)] قال الألباني رحمه الله في [صحيح الترغيب والترهيب] (3/ 44): حسن لغيره.

پس تمام سلفیوں کو چاہیے کہ وہ ان آیات واحادیث کو نصب العین بنالیں، اور باہمی اختلافات ترک کردیں، کیونکہ اختلاف شر ہے۔

أسأل الله أن يوفق الجميع لاتباع الكتاب والسنة، والعض عليهما بالنواجذ.

ترجمه: ابن أبي عبدالله حافظ عبيدالرحمن گوندل

المدينة الجامعية بإمارة الشارقة

26 رجب 1440 هـ

https://www.facebook.com/minhag.pk/